اذانِ اقبال، پروفیسر خیال آفاقی، مرتب: پروفیسر مقصود پرویز۔ ناشر: مکتبہ المنیرہ، بی-۲۰۲، نوید آرکیڈ، آصف نگر، دستگیر نمبر۹، ایف بی ایریا، کراچی-۷۵۹۵۰۔ صفحات: ۲۸۸۔ قیمت: ۵۰۰ روپے۔

علامہ اقبال کی شاعری اور فلسفہ اتنا پُرکشش ہے کہ آج تک اس کی تفہیم کا کام جاری ہے۔ نئے نئے زاویوں سے فکرِاقبال کا جائزہ لیا جارہا ہے اور ان کے شاعرانہ کمالات، شعری خصوصیات اوران کے کلام کی فنی باریکیوں پر توجہ دی جارہی ہے۔ دنیا کی تقریباً تمام بڑی زبانوں میں کلامِ اقبال کے تراجم ہورہے ہیں۔ ان کی فکری گہرائی اور وسعت پر علمی کانفرنسیں ہورہی ہیں۔ اقبال صدی کے موقع پر اور اس کے بعد مختلف جامعات میں اقبال پر متعدد تحقیقی مقالے لکھے گئے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ زیرتبصرہ کتاب اذانِ اقبال مصنف کی ۲۹عنوانات پر کراچی میں قائم بزمِ اقبال کے نیازمندوں کے حضور 'اقبال نشستوں' میں گفتگوؤں کا مجموعہ ہے۔ انھوں نے ہر موضوع پر اپنے موقف کی تائید میں اقبال کی نظم اور نثر سے استشہاد کیا ہے۔ مرتب پروفیسر مقصود پرویز نے لکھا ہے کہ پروفیسر خیال آفاقی کو اقبال سے ایسا روحانی تعلّق ہے جیسا خود اقبال کو مولانا روم سے تھا۔ (ص ۶)

مصنف نے جن ۲۰عنوانات پر گفتگو کی ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں: 'لب پہ آتی ہے دعا'۔ لفظیاتِ اقبال، اقبال ترانہ، اقبال بت شکن، مشاہدات و مکالماتِ اقبال، آخری انیسواں عنوان 'اقبال کے حضور' مصنف کا اقبال کے حضور منظوم خراجِ عقیدت ہے۔ اقبال کی نظم 'لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری' کے بارے میں مصنف کہتے ہیں کہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ نظم صرف بچوں کے لیے ہے، جب کہ ان کے خیال میں یہ نظم ہر آدمی کے لیے دستور کردار کی حیثیت رکھتی ہے (ص ۷)۔ 'اقبال' کے عنوان سے نہایت پُرمغز، بصیرت افروز اور حقیقت پسندانہ گفتگو ہے۔ کہتے ہیں کہ اقبال نے اپنی فکر اور شاعری سے اُردو ادب میں ایک ایسا انقلاب پیدا کردیا جس کی نظیر کسی دوسرے ادب میں ملنی مشکل ہے۔ اقبال نے اپنے دور کی شاعری سے قطعی مختلف لب و لہجے میں اس انداز سے بات کی جیسے کوئی صحرا میں اذان دے۔ اقبال کی شاعری اور فکری بلندیوں کو کوئی دوسرا شاعر نہیں پہنچتا۔ آپ روایت پسندوں کی مخالفت کے باوجود اپنی لَے میں نغمہ سرائی کرتے رہے۔ اقبال عمل کے شاعر تھے، انھیں ہر وہ بات ناپسند تھی جس پر عمل نہ کیا جائے۔ (ص ۱۷)

مصنف کا اسلوبِ بیان شگفتہ، دل نشین اور موثر ہے۔ وہ فکرِ اقبال کی گتھیاں سلجھاتے ہیں